رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| سالانہ | ۲۱ | روپے |
| ششماہی | ۱۱ | ″ |
| سہ ماہی | ۶ | ″ |
| ماہوار | ۲½ | ″ |

قیمت فی پرچہ

ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۱۷ احسان ۱۳۲۷ھش | ۸ شعبان ۱۳۶۷ھ | ۱۷ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۳۶

## متحدہ بنگال کے سرمایہ اور اخراجات کے متعلق سمجھوتہ

کلکتہ ۔ ۱۶ جون ۔ آج یہاں مشرقی اور مغربی بنگال کی حکومتوں کے نمائندوں کا ایک اہم اجلاس ہوا ۔ متحدہ بنگال کے سرمایہ اور اخراجات سے متعلق امور پر غور وخوض کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ اس سلسلہ میں دونو حکومتوں کے درمیان سمجھوتہ ہوگیا ہے ۔ جس کا بعد میں اعلان کر دیا جائیگا ۔ مشرقی بنگال کی طرف سے خواجہ ناظم الدین اور چودھری حمید الحق نے کانفرنس میں شرکت کی ۔

## روسی مبصرین کیلئے فلسطین جانے کی ممانعت

لیک سیکسس ۱۶ جون ۔ عارضی صلح کے کمیشن نے ان تمام بندرگاہوں میں اپنے مبصرین بھیجدیئے ہیں جہاں سے یہودی سوار ہو ہوکر ناجائز طور پر فلسطین پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ تا فلسطین میں یہودیوں کے ناجائز داخلہ کو مؤثر طریق پر روکا جاسکے ۔ سلامتی کونسل نے کونٹ برناڈوٹ کی رپورٹ پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمام ممبر ملکوں سے اپیل کی جائے ۔ کہ وہ یہودیوں کو فلسطین جانے سے روکنے میں فلسطین کمیشن سے پورا پورا تعاون کریں ۔ کونسل نے روس کی یہ تجویز نامنظور کردی ہے کہ پانچ روسی مبصرین کو فلسطین جانے کی اجازت دیجائے ۔ کاؤنٹ برناڈوٹ عربوں اور یہودیوں میں مستقل مصالحت کے لئے زمین ہموار کرنے میں مصروف ہیں ۔ وہ عرب لیڈروں سے بات چیت کر چکے ہیں اور تل ابیب جارہے ہیں ۔

## سمجھوتہ کی نئی تجاویز اپنی موجودہ صورت میں ناقابلِ قبول ہیں

### وزارتِ حیدر آباد کا اہم فیصلہ !

حیدر آباد ۱۶ جون ۔ میر لائق علی وزیر اعظم حیدر آباد کل سمجھوتہ کا جو مسودہ نئی دہلی سے لائے تھے ۔ اس کے متعلق حکومت حیدر آباد کی وزارت نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ کہ وہ اپنی موجودہ صورت میں قابلِ قبول نہیں ہے ۔ وزارت کا اجلاس ایک گھنٹہ تک ہوتا رہا ۔ جس میں ایک تار کا مسودہ تیار کیا گیا ۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت حیدر آباد کو ان تجاویز کے اصول پر اتنا اعتراض نہیں ۔ جتنا کہ ان کی عبارت پر ہے ۔ نیز ان کی بعض تفصیلات سے جو رائے شماری اور مجلس آئین ساز میں اکثریت اور غیر ملکی نمائندگی سے متعلق ہیں ۔ حیدر آباد کی حکومت مطمئن نہیں ہے ۔ وزارت کے اجلاس سے قبل آج صبح وزیر اعظم میر لائق علی اور وزیر خارجہ معین نواز جنگ نے حضور نظام سے ملاقات کی ۔ اُمید کی جاتی ہے کہ حکومتِ نظام کے نائب وزیر اعظم مسٹر وینکٹا راما ریڈی جو نئی دہلی میں ہیں ۔ آج شام تک نظام کا جواب حکومتِ ہند کو پہنچا دینگے ۔ حیدر آباد وفد کے اُن ارکان کو واپس بُلانے کے لئے جو ابھی دہلی میں ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ ایک خاص ہوائی جہاز نئی دہلی بھیجا گیا ہے ۔ کل حکومت ہند کی کابینہ کا خاص اجلاس ہو رہا ہے ۔ جس میں انڈو حیدر آباد تعلقات پر مزید غور ہوگا اور آخری نتیجہ کا اعلان کل سہ پہر کو کردیا جائیگا ۔

## چاول کی راشن بندی کا خاتمہ !

لاہور ۱۶ جون ۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت نے راشن بندی کے تمام شہروں میں چاول کی راشن بندی کو فی الفور ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔

لاہور ۱۶ جون ۔ گورنر مغربی پنجاب مری روانہ ہوگئے ۔

## آزاد فوج کی شاندار کامیابی

تراڑکھل ۱۶ جون ۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آزاد فوجوں نے نوشہرہ کے علاقہ میں راجوری سے مشرق کی طرف دشمن کی پانچ مضبوط چوکیوں پر ایک زبردست حملہ کیا ۔ پانچ سو کے قریب ہندوستانی سپاہی اور سیوک سنگھی کارکن لڑتے ہوئے مارے گئے ۔ اوڑی کے محاذ پر آزاد فوجوں نے دو مقامات پر قبضہ کیا ہے ۔ جو جنگی اعتبار سے بہت اہم ہیں ۔ پونچھ کے علاقہ میں بھی زور کی لڑائی ہو رہی ہے ۔ جہاں ہندوستانی فوجیں آگے بڑھنے کی کوشش میں ہیں ۔ لیکن آزاد فوجوں کے شدید مقابلے کی وجہ سے وہ اس مقصد میں ناکام رہی ہیں ۔ اور انہیں زبردست جانی و مالی نقصان اُٹھانا پڑ رہا ہے ۔

لداخ کی وادی میں آزاد فوجیں ایک پل پر زبردست گولہ باری کر رہی ہیں ۔ اس پل پر ہندوستانی فوجوں کا قبضہ ہے ۔

## خان عبد الغفار خاں کو تین سال قید بامشقت کی سزا دیدی گئی

### حکومت کے خلاف سر اٹھانے والے کو سختی سے کچل دیا جائے گا !

پشاور ۱۶ جون ۔ خان عبد الغفار خان کو جنہیں کل بہادر خیل (ضلع کوہاٹ) میں گرفتار کیا گیا تھا ۔ حکومت کے خلاف بغاوت کے الزام میں قانونِ جرائم سرحد کی دفعہ ۴۰ کے ماتحت تین سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے ۔ شہر اور چھاؤنی کی حدود میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پشاور نے ہتھیار لے کر چلنے کی ممانعت کر دی ہے ۔ یہ پابندی ۳۰ جون تک جاری رہے گی ۔ خان عبد القیوم خان وزیر اعظم سرحد نے ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا ہے ۔ کہ حکومت فتنہ کالم کی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں سے اچھی طرح باخبر ہے ۔ جو کوئی بھی حکومت کے خلاف سر اُٹھائے گا ۔ اُسے سختی سے کچل دیا جائے گا ۔

## سندھ یونیورسٹی نے اُردو اور سندھی دونوں کو لازمی قرار دے دیا

### صوبائی نصاب تعلیم میں دیگر اہم تبدیلیوں کی تفصیل

کراچی ——— (اپنے نامہ نگار کے قلم سے) ——— ۱۶ جون

سندھ میں ۱۸ جون کو نیا تعلیمی سال شروع ہوتے ہی یونیورسٹی کے طرز تعلیم اور طریق تعلیم میں اہم اور دُور رس تبدیلیاں وقوع پذیر ہوں گی ۔

ان مجوزہ تبدیلیوں میں سب سے اہم تبدیلی نظام تعلیم کو اسلامی نظریئے پر مبنی کرنے کی کوشش ہے ۔ صوبائی نصاب میں ملتِ مسلمہ کے شاندار کارناموں کے علاوہ اسلام، سائنس اور دیگر فنون کی تعلیم کو خاص جگہ دی جائے گی ۔

سندھ کی تاریخ میں یہ بالکل ایک نئے باب کا اضافہ ہے کہ اسلامی تعلیم مکمل اور باقاعدہ مضمون کی شکل اختیار کر رہی ہے ۔ (باقی صفحہ ۸ کالم اول کے نیچے)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا گیا ۔

## قادیان کی چار مسجدیں

میں نے اپنے گذشتہ نوٹ میں قادیان کی چار مساجد کا ذکر کیا تھا۔ جو اس وقت اپنے قبضہ میں ہیں یعنی (۱) مسجد اقصیٰ (۲) مسجد مبارک (۳) مسجد ناصر آباد اور (۴) مسجد فضل مگر اب معلوم ہوا ہے۔ کہ مسجد فضل گو اپنے قبضہ میں تو ہے مگر کسی وجہ سے اُسے بند کر رکھا ہے۔ اور آج کل اس میں نماز نہیں ہوتی۔ البتہ اس کی جگہ ایک چھوٹی سی مسجد مقبرہ بہشتی کے احاطہ کے ایک کونہ میں تعمیر کر لی گئی ہے۔ اور وہاں پانچوں وقت اذان ہوتی اور نماز ادا کی جاتی ہے۔ اس طرح خدا کے فضل سے میرا وہ چار کونوں والا روحانی عمارت کا تصور پھر بھی قائم رہتا ہے و لاحول و لا قوۃ الا باللہ و نرجوا منہ خیراً

(خاکسار مرزا بشیر احمدؐ رتن باغ۔ لاہور)

## بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے اہل و عیال کا پتہ

محترم بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے نوجوان پوتے کی وفات پر بعض دوست انہیں قادیان کے پتہ پر افسوس کا خط لکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کے اہل و عیال کا پتہ بھی دریافت کرتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ بھائی صاحب کے اہل و عیال کا پتہ پوسٹ آفس بکس نمبر ۴ کوئٹہ ہے اور تار کے پتہ کے لئے صرف oilman Quetta کے الفاظ کافی ہیں:۔

(خاکسار مرزا بشیر احمدؐ)

## طلباء جامعہ احمدیہ کیلئے درخواست دعا

جامعہ احمدیہ احمد نگر سے اٹھارہ طلباء مولوی فاضل کا امتحان دینے کے لئے آئے ہیں۔ امتحان شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

## درخواست دُعا

میرا لڑکا عزیزم حمید اللہ خان ۶/۱۰ سے بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب تہ دل سے درگاہِ ایزدی میں دعا فرمائیں۔ کہ عزیزم کو خداوند کریم کامیابی بخشے

(برکت اللہ خان لائلپور)

## پتہ مطلوب ہے

(۱) نعمت اللہ صاحب مبلغین کلاس محلہ ناصر آباد قادیان کو سید رحمت اللہ خان جو سید مہربان خان صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اور احمد جان صاحب دیہاتی مبلغ گروپ ۳ کے پتے مطلوب ہیں

(۲) عبدالحق صاحب لالہ موسیٰ کو بشیر احمد صاحب میئر رسالپور کا پتہ مطلوب ہے

## آپ کی تلاش ہے

(از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ)

(۱) کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں۔ اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں

(۲) کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں؟ آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے؟ آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ [illegible] کرے۔ تو آپ اس پر اظہار نفرت کئے بغیر نہ رہ سکیں۔

(۳) کیا آپ جھوٹی عزت کے خیالات سے پاک ہیں۔ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں؟ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں؟ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں؟ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں؟ اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں؟

(۴) کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں؟ جس کے معنے ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھے رہنا۔ (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفے کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا۔

(۵) کیا آپ سفر کر سکتے ہیں؟ اکیلے دنیا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو۔ دشمنوں اور مخالفوں میں۔ ناواقفوں اور ناآشناؤں میں؟ دنوں ہفتوں اور مہینوں؟

(۶) کیا آپ اس بات کے قائل ہیں۔ کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتا ہے۔ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتا۔ وہ پہاڑوں کو کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ اس قربانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں؟

(۷) کیا آپ میں ہمت ہے۔ کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں۔ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں۔ اور آپ اپنی سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے۔ اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے۔ اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوا لیں۔ کیونکہ آپ سچے ہیں۔

(۸) آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو آپ اپنا قصور سمجھتے ہوں آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو کامیاب نہیں ہوتا۔ اُس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

اگر آپ ایسے ہیں۔ تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں مگر آپ ہیں کہاں۔ خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان ڈھونڈھ اس شخص کو اپنے صوبہ میں اپنے شہر میں اپنے محلہ میں اپنے گھر میں اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مرجھا رہا ہے۔ اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہوگا۔

مرزا محمود احمدؐ



## چندہ "حفاظت مرکز" و "مرکز پاکستان"

تمام دوستوں کی خدمت میں اس چندہ کی اہمیت ہر طرح سے واضح کرائی جا چکی ہے۔ اور پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ دوست اپنے وعدے پورے کریں اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں یہ درخواست ہے کہ جوں جوں اس مد کا چندہ فراہم ہوتا جائے اُس کو فوراً ہی مرکز میں بھیجتے جائیں۔ امید ہے دوست حتی الامکان پوری طاقت سے اس میں حصہ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(ناظر بیت المال)

## اعلان

مولوی عبدالحمید صاحب آصف واقف زندگی خود تو لیں بلا اطلاع و اجازت کہیں چلے گئے ہیں اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو براہ کرم دفتر ہذا میں اُن کے پتہ سے اطلاع فرمائیں

(نظارت دعوت و تبلیغ ۸ میکلیگن روڈ۔ لاہور)

## سندھ کے احمدی ماخوذین کیلئے درخواست دعا

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان واقفین ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ اُن کے مقدمہ کی سماعت ۲۸ رجون ۱۹۴۸ء کو میرپور خاص میں شروع ہوگی۔ بزرگان سلسلہ سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً ان کی باعزت رہائی کے لیے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ مصیبت ٹال دے۔ اور باعزت بری فرمائے

(خاکسار عبدالرحیم احمد ناصر آباد سٹیٹ سندھ)

## ضروری اعلان

الفضل کے جملہ انتظامات بالخصوص حسابات درست کئے جا رہے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ حسابات صاف رکھنے میں دفتر ہذا کے ساتھ خاص تعاون فرمائیں:۔ (مینیجر الفضل)

## دعائے مغفرت

میرے مجازاد بھائی چوہدری غلام رسول عرف صاحب سکنہ جھنڈو رمخلیاں چک ۱۱/۷ ڈاکخانہ مانہہ گل ۲ رمئی کو وفات پا کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بزرگان سلسلہ خاص کر درویشان دار الامان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ متوفی کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور نماز جنازہ غائب بھی پڑھیں

(خاکسار چوہدری عزیز احمد آف چک ۱۱/۷ سنٹرل کوآپریٹو بنک شیخوپورہ)

روزنامہ الفضل
۱۷ جون ۱۹۴۸ء



# مذہب کی آڑ

آجکل دنیا کے تمام ممالک میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو مذہب کو جھگڑوں کا منبع خیال کرنے لگا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ زمانہ گزشتہ میں جتنی جنگیں ہوئی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ حصہ مذہب نے لیا۔ اور مذہب کی بناء پر ہوئی ہیں۔ یہ طبقہ جو مذہب پر الزام دھرتا ہے بہت بڑا طبقہ ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اب دنیا میں اکثریت اسی طبقہ کی ہے۔ مغرب اور مشرق میں جو آئے دن نئی نئی تحریکیں ایجاد ہو رہی ہیں۔ وہ اس طبقہ کی ذہنیت کی پیداوار ہیں۔ الغرض دنیا بڑے زور کے ساتھ الحاد کی طرف بڑھ رہی ہے۔

اگر ہم غور کرینگے تو دیکھیں گے۔ کہ بظاہر اس طبقہ کا الزام بالکل صحت سے خالی نہیں ہے۔ دراصل اس خیال کو پرورش کرنے والے اور تقویت دینے والے وہی ہیں۔ جو اپنے آپ کو مذہب کا حامی خیال کرتے ہیں۔ جو لوگ مذہب کی حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اصولوں کی پابندی کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں اتنے تھوڑے ہیں کہ ان کا اثر سوسائٹی پر محسوس ہی نہیں ہوتا۔ لیکن مذہب پرستوں میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جو مذہب کو دنیوی ہوا و ہوس کی جدوجہد پر نقاب کی طرح استعمال کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے مذہب کو بدنام کیا ہے۔

بے شک انہی لوگوں نے مذہب کے نام پر جنگیں کی ہیں۔ اور مذہبی اختلاف کے بہانے سے غیر ممالک کو تاخت و تاراج کیا ہے۔ اور ازمنہ وسطےٰ میں مغرب و مشرق میں جو خون خرابہ مذہب کے نام پر ہوا ہے۔ وہ بہت کچھ خود فریبی کی وجہ سے ہوا ہے۔ ان میں بہت سے لوگ واقعی یہ دل سے مانتے تھے۔ کہ دوسروں پر اپنا مذہب ٹھونسنا ان کا فرض ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان پر عائد ہوتا ہے۔

لیکن ان میں سے بہت سے لوگ ایسے بھی تھے۔ جو مذہب کی آڑ لے کر اپنی ہوس جاہ و حشم اور حرص مال و دولت کی تسکین کرتے تھے۔ چونکہ مذہب کے نام پر عوام کو بھڑکایا جا سکتا تھا۔ اور اس طرح فوجی بھرتی میں آسانی رہتی تھی۔ اس لئے انہوں نے اس آسان ہتھیار کا جہاں تک ہو سکا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا

آجکل مغرب میں تو شاذ مذہب کے نام پر جنگ پر آمادہ ہونے والے لوگ بہت کم پائے جاتے ہیں۔ لیکن مغرب اس راز سے اچھی طرح آشنا ہے۔ اور اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے دنیا کے دوسرے حصوں میں اسکو استعمال کرتا ہے۔ انہی لوگوں سے سیکھ کر بعض مشرقی ہوشیار اور چالاک آدمی بھی اس آسان ترین ہتھیار سے اکثر کام لینا سیکھ گئے ہیں۔ اور ایک خالص سیاسی تحریک کو مذہب کے نعروں سے تقویت دینے کے فن میں طاق ہو گئے ہیں۔

ہندوستان میں مسلم لیگ کی تحریک چونکہ ہندوؤں کے اس بے پناہ تعصب کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ جو ان کو خاصکر مسلمانوں کے خلاف مذہبی، نسلی اور وطنی جذبات کی وجہ سے تھا۔ اس لئے لازماً اس تحریک کو مذہبی رنگ دینا پڑا۔ جس کا اب یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ وہ مخالف طاقتیں جو مذہب نہیں بلکہ ذاتی انتفاع کی وجہ سے مسلم لیگ کے خلاف ابھر آئی تھیں۔ اور غداری کی حد تک پہنچ گئی تھیں۔ اب وہی طاقتیں پاکستان کو ناکام بنانے کے لئے مذہب کی آڑ لے رہی ہیں۔

کانگرس نے تقریباً ان تمام جماعتوں کو لالچ سے یا کسی اور طریق سے اپنے ساتھ ملا لیا۔ جو بظاہر اسلامی جماعتیں کہلاتی تھیں۔ صرف جماعتیں ہی نہیں بلکہ فرداً فرداً بہت سے وہ لوگ بھی خرید لئے۔ جو علماء کہلاتے تھے۔ اور بطور عالم دین ہونے کے ان کا عوام پر اثر ہو سکتا تھا۔ ہمیں ان علماء اور ان مذہبی جماعتوں کا نام لینے کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنی مخالفانہ جدوجہد کی وجہ سے نمایاں شہرت رکھتی ہیں۔ پاکستان کے وجود میں آنے سے پہلے بھی وہ مسلم لیگ کی مخالفت کرتی تھیں۔ اور مخالفت کی بنا بعض وقت سیاسی اور زیادہ تر مذہبی ظاہر کرتی تھیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلم لیگ کے خلاف ایسے افراد اور جماعتیں بھی تھیں جو سیاسی طور پر مخالفت کرتی تھیں۔ مگر زیادہ شور و غوغا ڈالنے والے وہی افراد اور جماعتیں تھیں جو مذہب کی آڑ لے کر عوام کو مسلم لیگ کے خلاف اکسانے کی جدوجہد میں مصروف رہیں آپ دیکھیں گے کہ پاکستان بن جانے کے بعد بھی وہی افراد اور وہی مذہبی جماعتیں ہیں۔ جو مذہب کی آڑ لے کر مسلم لیگی حکومت کی مخالفت پر اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ یہ ایک نہائت افسوسناک امر ہے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر کوئی حزب مخالف نیک نیتی سے بھی حکومت کی مخالفت کرتا ہے۔ تو یہ بدنام لوگ اور جماعتیں محض انتقام کی نیت سے اس کی تائید کرنے لگ پڑتی ہیں۔ اور وہ حزب مخالف باوجود اپنی نیک نیتی کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہماری رائے ہے کہ ایسے عناصر جو نیک نیتی سے اسمبلیوں میں ملک و قوم کے فائدہ کی غرض سے حکمران فریق کے مخالف پارٹی بنانا چاہیں۔ تو ان کو ان بدنام افراد اور جماعتوں سے کلی طور پر پرہیز کرنی چاہیئے۔ اور ان سے کسی طور پر استمداد نہیں کرنی چاہیئے۔ ورنہ کوئی نیک نیت حزب مخالف بھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ شریعت کا مطالبہ کرنے والوں میں جہاں پاکستان کے حقیقی خیرخواہ بھی شامل ہیں۔ وہاں یہ بدنام لوگ بھی ان کے ساتھ مل گئے ہیں جس سے خواہ مخواہ بدگمانیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ سب سے بڑی حیرانی کی بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے انتخاب میں مسلم لیگ کا زور شور سے مقابلہ کیا تھا۔ اور جن لوگوں نے مسلم لیگ کو ووٹ دینا کفر قرار دیا تھا۔ اب وہی مسلم لیگی حکومت سے شریعت کا مطالبہ کرنے میں پیش پیش ہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذہب کو تو ایک آڑ بنایا ہوا ہے۔ ورنہ ان لوگوں کی اصل غرض پاکستان کے راستہ میں روڑے اٹکانا اور اسکو تباہ کر دینا ہے اصل میں تو وہ پاکستان کے دشمن ہیں۔ اور مذہب کو محض بھڑکانے کے لئے بطور آلہ کار استعمال

## احباب جماعت توجہ فرمائیں

مجالس خدام الاحمدیہ اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ مغربی پاکستان کی اطلاع اور آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احمدی نوجوانوں کی تنظیم اور ان کی تربیت کے انتظام کے لئے بعض حلقے مقرر کر کے ان میں قائد ضلع مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ یہ تقرر فی الحال صرف ۳۰ جون ۱۹۴۸ء تک کے لئے ہے۔ اس عرصہ میں قائدین ضلع اپنے علاقہ میں دورہ کریں گے۔ اور نوجوانوں کو منظم کرنے کی ان کو ہدایات دے دی گئی ہیں۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ اور جماعت ہائے احمدیہ مغربی پاکستان کے عہدہ داران سے توقع ہے کہ وہ ان قائدین کے ساتھ پورے طور پر تعاون فرمائینگے۔ اور ہر رنگ میں انکی مدد کرینگے۔

حسب ذیل اصحاب کو اس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہے

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات ۔ ملک عبدالرحمن صاحب خادم پلیڈر
" " " سیالکوٹ ۔ چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔اے
" " " لائل پور ۔ مولوی دل محمد صاحب۔ نائب چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر
" " " شیخوپورہ ۔ چوہدری انور حسین صاحب وکیل
" " " لاہور ۔ چوہدری محمود احمد صاحب بی۔اے
" " " گوجرانوالہ ۔ پیر محمد شریف صاحب ہاشمی (ان کا تعلق صرف ۲۰ جون ۱۹۴۸ء تک کے لئے ہے)
" " " جہلم ۔ مستری عبدالرحیم صاحب۔ نائب چوہدری بشارت احمد صاحب بی۔اے
" " " سرگودھا ۔ قریشی محمود الحسن صاحب
" " " راولپنڈی ۔ عبدالقیوم صاحب
" " " منٹگمری ۔ چوہدری ظفر علی صاحب۔ کوئٹہ میاں بشیر احمد صاحب

# بعض سوالات کے جواب

از مکرم مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی



## سوال ۱

آدم اور حوا نے خدا کے سامنے گناہ کیا اس سے خدا ناراض ہوا پھر ان سے وعدہ کیا گیا۔ پھر ایک مسیحا آئے گا۔ جو ان کے لئے جنت کے دروازے کھولے گا۔ اب بتاؤ کہ وہ کون تھا۔

## جواب

یہ سوال اگر توراۃ والوں سے ہے۔ تو اس کا مطالبہ یہودیوں سے کرنا چاہیئے۔ جن کی طرف مسیح آیا۔ اور انہوں نے صلیب کے ذریعہ مسیح کو ملعون اور لعنتی ثابت کیا۔ اور لعنتی چونکہ شیطان بھی ہے۔ اس لئے یہودیوں نے مسیح کو بھی لعنت میں شیطان کے ساتھ شریک کیا۔ اب مسیح اگر جنت کے دروازے کھولنے والا تھا۔ تو وہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو نہ مصلوب ہؤا۔ اور نہ ہی ملعون ٹھہرایا گیا۔ اور وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح محمدی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ لیکن وعدہ کا ذکر اور اس کا حوالہ نہیں بتایا گیا۔ کہ کس نے وعدہ کیا۔ اور کس کتاب میں کن لفظوں میں وعدہ کیا گیا۔ ہاں اگر کوئی ایسا وعدہ ہے بھی تو وہ مسیح اسرائیلی پر چسپاں نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ وہ مصلوب ہو کر یہود اور نصاریٰ نے دونوں قوموں کے نزدیک ملعون اور شیطان کی طرح لعنتی ٹھہرایا گیا۔ اور یہ ثابت ہے کہ لعنتی پر جنت کے دروازے خود بند ہوتے ہیں۔ چہ جائیکہ وہ دوسروں کے لئے جنت کے دروازے کھولنے والا قرار پائے۔

## سوال ۲

مذہب اسلام حقیقۃً کب سے شروع ہؤا۔

## جواب

یہ سوال چونکہ اہل اسلام سے تعلق رکھتا ہے اس کا جواب قرآن کریم کے رو سے حسب ذیل ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام (سورۃ آل عمران) یعنی خدا کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔ اس لئے آدم سے لے کر آخر تک سب نبیوں اور رسولوں کا دین بھی وہی ہو سکتا ہے جو خدا کے نزدیک حقیقی دین ہے۔ اور وہ وہی ہے جس کا نام خود قرآن میں اسلام رکھا گیا۔ اور جس کی نسبت آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور رضیت لکم الاسلام دینا کے الفاظ سے اس بات کا اظہار کیا گیا۔ کہ اسلام اپنی تعلیم کی رو سے ابتداء میں ابتدائی حالات کے مطابق بالکل مختصر اور آسان تھا۔ جیسے سکولوں کی ابتدائی تعلیم قاعدہ اور ابتدائی کتابوں سے شروع ہو کر پھر ترقی کرتے کرتے ایم۔ اے تک پہونچتی ہے۔ اسی طرح اسلام کی تعلیم بھی ابتدائی حالات کے مطابق بالکل مختصر اور آسان تھی۔ اسی طرح اسلام کی تعلیم بھی ابتدائی حالات کے مطابق شروع ہو کر ترقی کرتے کرتے قرآن کی کامل اور اکمل تعلیم تک ایم۔ اے کے نصاب اور کورس کی مانند انتہاء کو پہونچی۔ چنانچہ قرآن کا دعوےٰ یہی ہے۔ کہ وہ سب اقوام عالم کے لئے ہے۔ جیسے کہ قرآن والا رسول حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہونے سے سب دنیا کی قوموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ لیکن آپ سے پہلے ہر ایک نبی اور رسول اور ہر کتاب اور شریعت مخصوص القوم اور مخصوص الزمان تھی۔ جیسے موسےٰ کی کتاب شریعت اور عیسےٰ کی کتاب ہدایت صرف اسرائیلی قوم کے لئے مخصوص کی گئی۔ اور سب پہلی تعلیمیں اسلام کے منتشر اجزاء تھے۔ جو آدم سے لے کر نبی اسلام تک کامل اور مکمل کر دیئے گئے۔

## سوال ۳

قرآن مجید میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم مسلمان تھے۔ لیکن ابراہیم مسیح کی بابت اعتقاد رکھتے تھے۔ یعنی یہ کہ عیسےٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے تھے۔ لیکن مسلمان اسے کیوں نہیں مانتے۔

## جواب

قرآن میں نہ صرف ابراہیم کو ہی مسلمان کہا گیا ہے۔ بلکہ دوسرے سب نبیوں اور رسولوں کے علاوہ ابراہیم اور یعقوب کی وصیت کا بھی ذکر ہے۔ کہ انہوں نے اپنی تمام اولاد کو بھی وصیت کی تھی۔ کہ لا تموتن الا و انتم مسلمون کہ تم سب کے سب مسلمان ہو کر مرو اور جب بھی تم پر موت آئے دین اسلام پر آئے یعنی خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ دین پر یعنی اسلام پر جس کے معنے ہیں ایسا دین جس میں صرف خدا تعالےٰ کی عبادت اور بندگی کا حکم دیا جاتا ہے۔ اور ابراہیم کی نسبت قرآن میں یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ ابراہیم کسی ایسے مسیح عیسےٰ کے متعلق اعتقاد رکھتا تھا۔ جسے قوم یہود اور نصاریٰ بوجہ اس کے مصلوب ہونے کے ملعون قرار دیتی ہے۔ کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ بلکہ قرآن میں ابراہیم اور اسمٰعیل دونوں کی یہ دعا درج ہے۔ کہ اے خدا ہمیں اپنا مسلمان بندہ بنا۔ اور ہمیں دین اسلام پر قائم رکھ۔ اور ہماری اولاد میں سے ایک امت بھی مسلمہ ہو۔ جو دین اسلام کی خادم ہو۔ اور اسلام کا نمونہ دکھانے والی ہو۔ اور اس امت مسلمہ کے قائم ہونے کے لئے ہماری اولاد میں ایک رسول مبعوث فرما۔ سو یہ رسول اس ام القرےٰ یعنی مکہ سے مبعوث ہونے والا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کی پیشگوئی پر حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل دونوں کا اعتقاد تھا۔ کہ وہ اسمٰعیل کی اولاد سے ہوگا۔ اور موسےٰ کی کتاب استثناء کے باب ۳۳ میں ہے۔ کہ اس رسول کو آتشی شریعت دی جائے گی۔ اور کوہ فاران میں خدا اس پر جلوہ گر ہوگا۔ یعنی جب کافر آپ کو قتل کرنے کے لئے تلاش میں نکل کر غار ثور تک پہونچے۔ اور حضرت محمد مصطفٰےؐ اور آپ کا رفیق غار ابوبکر دونوں اس وقت غار میں تھے۔ اور ابوبکر کو حزن اور فکر لاحق ہؤا۔ تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا تحزن ان اللہ معنا یعنی غم نہ کر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ یہ وہ فقرہ ہے۔ جو عمانوایل کا ترجمہ ہے۔ جسے انجیل متی میں عیسائیوں نے محض غلطی یا غلط فہمی سے مسیح پر چسپاں کیا۔ حالانکہ عمانوایل کی پیشگوئی کا تعلق غار ثور اور کوہ فاران سے ہے۔ اور فاران کے معنے ہیں دو بھاگنے والے یعنی ہجرت کے لئے مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف آنے والے اور دشمنوں کے منصوبۂ قتل سے بھاگ کر آنے والے جس کا ذکر یسعیاہ نبی کی کتاب میں بھی ہے پس کوہ فاران پر خدا تعالےٰ کا جلوہ نما ہونا انہی معنوں میں تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کی حفاظت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رفیق ابوبکر محفوظ رہے۔ لیکن عمانوایل کی پیشگوئی کہ خدا ہمارے ساتھ ہے مسیح اور اس کے ساتھیوں پر صادق نہیں آسکتی اول اس لئے کہ مسیح کی نسبت انجیلوں میں صاف لکھا ہے۔ کہ مسیح نے ایلی ایلی لما سبقتنی کہ اے مرے خدا اے مرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ پھر لکھا ہے مسیح نے صلیب پر چلا کر جان دی۔ کیا ایسا شخص اس قابل ہے۔ کہ خدا باباہت کی پیشگوئی کو اس پر چسپاں کیا جائے۔ یعنی یہ کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ حالانکہ مسیح صلیب پر کہہ رہا ہے۔ کہ خدا نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔ اور جیسے خدا نے بقول مسیح مسیح کو چھوڑ دیا ویسے ہی حواریوں نے بھی جو مسیح کے ساتھی تھے۔ مسیح کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور تتر بتر ہو کر مسیح کو چھوڑ کر اپنی جان بچانے کے لئے کہیں بھاگ گئے۔ اب ایسے مسیح کو اور ایسے عیسےٰ کو جسے یہود اور نصاریٰ خود مصلوب اور ملعون قرار دے رہے ہیں۔ کیا ایسے ملعون مسیح کو تو کوئی شیطان کی طرح ملعون ہی خدا کا بیٹا اعتقاد کرے۔ تو کرے۔ ورنہ کوئی نیک اور پاک انسان تو اسے خدا کا بیٹا نہیں کہہ سکتا۔ پھر یہ بات عقل کے بھی خلاف ہے۔ کہ کوئی شخص خدا کا بیٹا تسلیم ہو سکے۔ اور اگر بالفرض بیٹا بھی تسلیم کیا جائے۔ تو اس میں خدا کی بھی توہین اور ہتک ہے۔ کیا خداوند قدوس جو ہر طرح سے پاک ہے۔ اور ہر نقص اور عیب سے پاک ہے۔ اس کا بیٹا ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ جسے یہود اور نصاریٰ کے نزدیک مصلوب ہونے سے ملعون ٹھہرایا گیا ہو۔ کیا یہ شرم کی بات نہیں۔ کہ خدا تو قدوس ہو۔ اور اس کا بیٹا مصلوب ہونے سے ملعون ٹھہرے۔ اور سوال کے آخر میں یہ فقرہ تحریر کرنا کہ مسلمان ایسے مسیح کو کیوں نہیں مانتے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مسلمان ایسے مسیح کو تو مانتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے قوم بنی اسرائیل کی طرف نبی اور رسول بنا کر بھیجا گیا۔ اور جو نہ صلیب کی لعنتی موت سے مرا۔ یعنی نہ ہی صلیب پر مرا۔ اور نہ ہی لعنتی ہؤا۔ بلکہ طبعی موت جو توفی کے وعدہ کے مطابق وقوع میں آئی۔ اس کے مطابق سرینگر کشمیر میں فوت ہو کر مدفون ہؤا۔ ایسے مسیح پر تو مسلمان ایمان اور اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ وہ سچا نبی اور رسول تھا۔ نہ کہ خدا اور خدا کا بیٹا۔ اور اگر اسے خدا کہا گیا۔ تو ویسے ہی جیسے علماء حاملان توریت کو خدا کہا گیا اور

اگر ایسے خدا کا بیٹا کہا گیا تو ویسے ہی جیسے تورات میں یعقوب وغیرہ نبیوں کو خدا کا بیٹا کہا گیا۔

## سوال نمبر ۴

"خداوند کریم نے آدم اور حوا سے ایک منجی کا وعدہ کیا۔ کیا خدا جو مجسم سچائی ہے اپنے اس وعدے کے پورا کرنے میں ناکام رہا۔"

## جواب

یہ وعدہ جس کا ذکر کیا گیا ہے کس کتاب میں لکھا ہے ان الفاظ کو پیش کرنا چاہیئے۔ دوسرے خدا اگر مجسم سچائی ہے تو ایسا خدا صرف اسلام کا پیشکردہ خدا ہو سکتا ہے نہ کہ قوم نصاریٰ کا خدا جس نے اپنے وعدہ کے خلاف اپنے بیٹے کو باوجودیکہ مسیح ساری رات رو رو کر دعائیں کرتا رہا کہ یہ پیالہ ٹال دیا جائے اور خدا کا وعدہ یہی تھا کہ ایسی دعا کرنیوالے کی دعا ضرور سنی جاتی ہے اور قبول کر لی جاتی ہے پھر بھی خدا برخلاف اپنے وعدہ کے مسیح سے صلیبی موت کا پیالہ نہ ٹال سکا۔ اور باوجودیکہ مسیح جو صلیبی موت سے پیشتر لوگوں کی نگاہیں پاک اور معصوم اور مقدس تھا خدا نے مسیح کو صلیبی موت سے نہ بچاتے ہوئے اسے نہ صرف غیروں کے نزدیک جو یہودی تھے مصلوب بنا کر ملعون ثابت کیا بلکہ قوم نصاریٰ جو مسیح کی اپنی قوم تھی اور اسے ماننے والی تھی۔ اس کے نزدیک بھی مسیح کو صلیبی موت کے ذریعے ملعون ٹھہرایا اب کیا یہودی اور کیا نصرانی دونوں قوموں کا ایمان ہے کہ مسیح مصلوب ہوا اور مصلوب ہونے سے ملعون ہوا۔ کیا ایسا خدا بھی مجسم سچائی ہو سکتا ہے مجسم سچائی قرآن کا پیش کردہ خدا ہے جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے واللہ یعصمک من الناس کا وعدہ کیا کہ خدا تجھے لوگوں کے منصوبہ قتل سے بچائے گا چنانچہ باوجودیکہ آپ جب غار ثور میں پناہ گزیں ہوئے اور آپ کے دشمن غار کے منہ تک کھوج لگاتے ہوئے پہنچ گئے پھر بھی وہ آپ کے قتل کرنے پر قادر نہ ہو سکے اسی طرح بارہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگوں میں جانا پڑا اور نازک سے نازک حالات پیش آنے پر بھی دشمن آپ کو قتل نہ کر سکے خدا کا وعدہ اسی کا نام ہے خدا کا مجسم سچائی ہونا۔ ان معنوں میں ثابت ہوتا ہے جس خدا کو اسلام اور قرآن پیش کرتا ہے نہ کہ موجودہ تورات اور موجودہ انجیل پس خدا وعدہ خلافی کرنے والا نہیں ہو سکتا ان اللہ لا یخلف المیعاد وہ خود فرماتا ہے سے

جس بات کو کہے کہ کرونگا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

## سوال نمبر ۵

"خداوند تو نہیں مرا عیسےٰ بہ حیثیت آدم مرا۔ اور اپنے آپ کو خدا ثابت کیا۔ کیونکہ وہ مردوں سے زندہ اُٹھا"

## جواب

خداوند بے شک نہیں مرا اسلیئے کہ خداوند تعالیٰ مرنے والی ہستی نہیں اور عیسیٰ مرا اسلیئے کہ وہ آدم کی طرح ابن آدم تھا اور آدمزاد مرا ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ آدمیوں کیلئے خدا کی طرف سے موت کا قانون مقرر ہے پس مرنے والا خدا نہیں ہو سکتا اور جو خدا ہے وہ مرنے والا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ فقرہ صحیح نہیں کہ عیسیٰ بہ حیثیت آدم مرا اور اپنے آپکو خدا ثابت کیا۔ بلکہ صحیح فقرہ اس طرح پر ہے کہ عیسیٰ بہ حیثیت آدم مرا اور اپنے مرنے سے اسبات کو ثابت کیا کہ وہ خدا نہیں تھا اور نہ ہی خدا کا بیٹا تھا کیونکہ عیسیٰ بحیثیت آدمی مرا اور خدا مرنے والا نہیں اور یہ کہنا کہ وہ مردوں سے زندہ اُٹھا یہ فقرہ بھی غلط ہے اسلیئے کہ مردوں سے اگر مرنے کے بعد زندہ ہونے سے خدا ثابت ہوتا ہے تو اس پر موت کا حکم لگانا ہی غلط ہے کیونکہ خدا تو وہی ہو سکتا ہے جو نہ مرے اور نہ اس پر موت آئے لیکن عیسیٰ اگر زندہ ہونے پہلے مرا تھا تو مرنے سے وہ خدا کیسے ثابت ہوا جبکہ مرنے والا خدا ہی نہیں ہوتا۔ پھر عیسیٰ زندہ ہونے سے کن مُردوں سے زندہ ہوکر اُٹھا۔ کیا جن مُردوں سے وہ اُٹھا وہ مردے بھی مسیح کی طرح خدا ہی ہے جو مسیح کی طرح مرے تھے ان مردوں سے کون لوگ مراد ہیں جن سے مسیح زندہ اٹھا۔ اور پھر مسیح کا یہ قول جو متی وغیرہ اناجیل میں ہے کہ ان لوگوں کو یونس نبی کا نشان دکھایا جائیگا کیا یہ وعدہ پورا ہوا۔ اگر پورا نہیں ہوا تو خدا مجسم سچائی کیسے ثابت ہوا۔ اور اگر وعدہ پورا ہوا تو یونس تو زندہ مچھلی کے پیٹ میں داخل ہوا زندہ رہا زندہ نکلا پھر اس صورت میں مسیح کی نسبت ماننا پڑتا ہے کہ وہ زندہ قبر میں داخل ہوا۔ زندہ قبر میں رہا زندہ نکلا۔ اس صورت میں مسیح کی نسبت یہ کہنا بھی غلط ہوا کہ وہ مردوں سے جی اُٹھا اور یہ کہنا بھی غلط کہ مسیح نے صلیب پر جاں کر جان دی بلکہ یہود نے مسیح کی بیہوشی کو جو صلیبی زخموں سے لاحق ہوئی۔ اسے موت غلط فہمی یا ضد اور بغض سے قرار دیا۔ اور نصاریٰ نے حماقت سے اپنے دشمنوں کی غلط بات کو صحیح سمجھ کر مسیح کو صلیبی موت سے مرا ہوا مصلوب اور ملعون ٹھہرا لیا۔

خاکسار غلام رسول راجیکی نزیل القادیان

# اسلامی پردہ

# قرآن مجید میں پردہ کا ذکر!

از جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس

(نمبر ۳)

(سلسلہ کے لئے دیکھو الفضل ۹ر جون ۱۹۴۸ء)

مذکورہ بالا آیت میں مرد اور عورت کو یکساں طور پر غض بصر کا حکم دیا گیا ہے۔ مزید برآں عورتوں کو اپنی زینت کے اظہار سے بھی منع کیا گیا۔ اور ان دونوں کو اپنے جذبات حیوانی کو اپنے کنٹرول میں رکھنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی عورتوں کو ان حالات کے پیش نظر جن میں انہیں اپنے چہرہ اور دیگر اعضاء کو ظاہر کرنا ناگزیر ہوتا ہے۔ ایسا کرنے کی اجازت دی گئی۔ اور کامل شریعت وہی ہو سکتی ہے جو ہر حالت کے لئے مناسب حکم تجویز کرے جو مفید ہونے کے علاوہ تکلیف مالایطاق نہ ہو۔

پس سورہ نور کی اس آیت کے ماتحت اپنے ہاتھ سے کام کرنے والی عورتیں مزدوری پیشہ اور زمیندار کام کرنے کے وقت اپنے ہاتھ اور چہرہ کھلا رکھ سکتی ہیں۔ بیمار عورت بوقت ضرورت اپنے بدن کا کوئی حصہ ڈاکٹر کو دکھا سکتی ہے۔ پھر اس آیت میں ان قریبی رشتہ داروں کا بھی ذکر کر دیا۔ جن کے سامنے عورت کو آزادانہ کھلے چہرہ آنے کی اجازت ہے۔ اور اگر اجازت نہ دی جاتی تو پردہ کا حکم تکلیف مالایطاق ہو جاتا۔ کیونکہ ان رشتہ داروں نے ایک دوسرے کے پاس رہنا تھا۔ اور چونکہ پردہ کی حکمت یہ تھی کہ تا مرد و عورت کے خیالات و افکار پاکیزہ رہیں۔ اور جذبات حیوانی کا ناجائز طور پر مظاہرہ نہ ہو۔ اس لئے جہاں اس فتنہ کا خوف نہ تھا۔ وہاں پردہ کا حکم نہ دیا۔ جیسا کہ فرمایا۔ کہ ان لڑکوں سے پردہ کرنے کی ضرورت نہیں جو ابھی نابالغ ہیں اور جنسی تعلقات کا انہیں علم نہیں۔ اسی طرح ان مردوں سے بھی جن میں شہوانی جذبات نہیں پائے جاتے یا وہ اتنے بوڑھے ہو چکے ہیں کہ ان کے جذبات بہیمیہ ٹھنڈے پڑ چکے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھی نامحرم مردوں کے ساتھ ملا دیا گیا۔ جن کے سامنے عورتیں آزادانہ کھلے چہرہ آسکتی ہیں۔ اور یہی صحابہؓ اور تابعین کا عمل تھا چنانچہ تابعین میں سے مشہور مفسر امام مجاہد فرماتے ہیں:۔

اذکان الصغیر لایدری ما النساء لصغرہ فلیس علی النساء بأس فی ابداء زینتهن لهن (کشف الغمہ) یعنی لڑکا اپنے بچپن کی وجہ سے اس حاجت سے جو مرد کو عورت کی طرف ہوتی ہے نہ جانتا ہو۔ تو عورتوں کو اس کے سامنے اپنی زینت کے اظہار میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مخنث یعنی ہیجڑا جس کا نام مانع تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس آیا کرتا تھا اور اسے غیر اولی الاربۃ میں شمار کیا جاتا تھا یعنی جن کو عورتوں کی طرف حاجت نہیں ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ام سلمہ رضؓ کے پاس تشریف لائے اور وہ ان کے ہاں بیٹھا ہوا تھا اس نے طائف کی ایک عورت کی ایسے رنگ میں وصف بیان کی۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اسے عورتوں کی مخفی خوبصورتی اور حرکات کا علم ہے۔ اور اسے غیر اولی الاربہ میں سے قرار دینا درست نہیں اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ آئندہ گھر میں داخل نہ ہوا کرے

## مسلمان عورتوں پر ہندوانہ رسوم کا اثر

سورہ نور کی اس آیت میں عورتوں کو اپنے خاوندوں کے باپوں کے سامنے کھلے چہرہ آنے کی اجازت دی گئی ہے اور پردہ عام کی پابندی سے آزاد کیا گیا ہے۔ لیکن عام طور پر خصوصاً دیہات میں مسلمان عورتیں اپنے خاوندوں کے باپوں کے سامنے کھلے چہرہ نہیں آتیں۔ جو قرآن مجید کی مذکورہ بالا اجازت کے صریح خلاف ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ چونکہ ہندوؤں میں یہی رواج ہے۔ اس لئے مسلمانوں میں یہ رسم ہندوؤں سے آئی ہے۔

## مستثنیات

ان لوگوں میں سے جن کے سامنے عورتوں کو کھلے چہرہ اور اپنی زینت کے اظہار کی اجازت دی گئی ہے۔ اس میں بعض مستثنیات بھی رکھی گئی ہیں۔ چنانچہ سورہ نور میں ہی دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یاایها الذین اٰمنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم

والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلاث مرات۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ وہ لوگ بھی کہ ان کے مالک ہیں دائیں ہاتھ تمہارے اور وہ بھی جو ابھی تم میں سے نابالغ ہیں۔ تین دفعہ دن رات میں اجازت حاصل کر کے گھروں میں آیا کریں (۱) نماز فجر سے پہلے (۲) دوپہر کے وقت جب تم اپنے کپڑے اتارتے ہو۔ یعنی دوپہر کے بعد آرام کرتے ہو (۳) نماز عشاء کے بعد یہ تین پردے کے وقت ہیں تمہارے لئے جن میں اس احتیاط کا رکھنا ضروری ہے اور بچے چونکہ نقل کے عادی ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے اوقات میں جنمیں عورت و مرد پرائیویٹ تعلقات کا اظہار کرتے ہیں۔ بغیر اجازت اندر آنے سے منع کر دیا پھر فرمایا کہ ان تین اوقات کے علاوہ تم پر اور ان پر کوئی گناہ نہیں۔ وہ جب چاہیں آ جا سکتے ہیں کیونکہ تم ایک دوسرے کے پاس کثرت سے آنے جانیوالے ہو۔ پھر فرمایا کہ جب بچے بالغ ہو جائیں۔ تو پھر انہیں بھی دوسروں کی طرح اذن لے کر گھر میں آنا چاہیئے۔ پھر فرمایا والقواعد من النساء التی لا یرجون نکاحا۔ فلیس علیھن جناح ان یضعن ثیابھن غیر متبرجات بزینۃ وان یستعففن خیر لھن واللہ سمیع علیم۔ اور بیٹھی ہوئی عورتیں یعنی جن کی اولاد یا خاوند منقطع ہو گئے ہوں یعنی بوجہ بڑی عمر ہو جانے کے اولاد بند ہو گئی ہو یا بڑی عمر میں بیوہ ہو گئی ہوں۔ اور اب ان سے شادی کی توقع نہ رہی ہو۔ تو ان پر بھی کوئی گناہ نہیں اگر وہ اپنے اوپر کے کپڑے اتار لیں۔ ایسے حال میں کہ وہ اپنی باطنی زینت ظاہر کرنے والی نہ ہوں۔ یعنی اگر زینت کے اظہار کا خدشہ ہو تو وہ ایسا نہ کریں اور اگر وہ اس امر سے بھی بچی رہیں تو یہ ان کے لئے بہت اچھا اور مناسب ہے۔ اور اللہ سمیع و علیم ہے۔ پس اس آیت میں ایسی عورتوں کو مردوں کے سامنے کھلا چہرہ رکھنے اور ملاقات کی اجازت ہے لیکن اگر فتنہ کا ڈر ہو تو ایسا کرنا مناسب نہیں چنانچہ صحابہ رضؓ ایسی عورتوں سے ملنے میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے۔

وکانت الصحابۃ رضؓ یدخلون علی القواعد من النساء اللاتی لا یرجون نکاحا ویخلون بھن ولا یعید بعضھم علی بعض وکانوا لا یدخلون علی غیر القواعد حتی یستاذنوا اھلھن اذا زوجھن ان کانوا متزوجین (کشف الغمہ) اور صحابہ رضی اللہ عنہم ایسی عورتوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ جو بوجہ بڑی عمر کے ہونیکے ان سے نکاح کی امید نہ ہوتی تھی اور ان سے علیحدگی میں بھی گفتگو کر لیا کرتے اور ایسا کرنا معیوب نہیں خیال کیا جاتا تھا لیکن جو عورتیں الیجانہ ہوتیں اور شادی کے لئے مرغوب ہوتیں تو ان کے گھر والوں سے اجازت لیکر اور اگر شادی شدہ ہوتیں تو ان کے خاوندوں سے اجازت حاصل کر کے ان کے پاس جاتے اور حضرت عمر رضؓ کے متعلق لکھا ہے۔

وکان عمر رضؓ اذا کلمتہ امرأۃ فی الطریق وقف معھا یستمع وربما وضع یدہ علی کتفھا والناس وقفون ینتظرون (کشف الغمہ) اور حضرت عمر رضؓ سے جب کوئی ایسی عورت راستہ میں گفتگو کرتی۔ تو آپ اس کے پاس کھڑے ہو کر اس کی بات کو غور سے سنتے اور کا ہے اپنا ہاتھ اس کے مونڈھے پر رکھ لیتے اور لوگ کھڑے آپ کی انتظار کرتے۔

قرآن مجید کے مذکورہ بالا ارشادات اور صحابہ کے طریق عمل سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اسلام نے یونہی کسی کو تکلیف میں ڈالنے کے لئے پابندیاں نہیں لگائیں۔ بلکہ یہ اس غرض کے لئے ہیں کہ تا مرد و عورت اپنے خیالات کو پاک رکھ سکیں اور بدکاری اور فاحشہ کے ارتکاب سے بچ سکیں۔ اس لئے جہاں حیوانی جذبات کے بھڑکنے اور فاحشہ میں مبتلا ہونے کے فتنہ کا ڈر نہ تھا۔ وہاں عورتوں کو کھلے چہرہ رہنے اور زینت کے اظہار کی اجازت دیدی۔

## پردہ خاص

دوسری آیت جس میں عورتوں کو پردہ کرنیکا حکم دیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذالک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین وکان اللہ غفورا رحیما (احزاب) اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر بڑی چادریں لیا کریں۔ اور یہ بہت قریب ہے کہ وہ اس طرح پہچانی جاویں۔ پس ایذا نہ دی جائیں اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔

"ذالک ادنیٰ" میں پردہ کی ایک غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ پردہ سے ان عورتوں کا مومن ہونا معلوم ہو جائیگا۔ اور وہ دکھ نہ دی جائیں گی۔ اس طرح اوباش لوگوں کے شر سے محفوظ رہیں گی۔

اس آیت میں پردہ خاص کا ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی وہ پردہ جو خاص حالات سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی جب وہ اپنے گھر یا دائرہ عمل سے کسی ضرورت کے لئے باہر جائیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ کوئی چادر اوڑھ لیں جس سے اپنا چہرہ وغیرہ ڈھانک لیں۔

## یدنین علیھن من جلابیبھن

اس آیت میں دو لفظوں کی تشریح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ایک یدنین اور دوسرا جلباب یدنین کا لفظ ادناء سے ہے جس کے معنے ہیں التقریب یقال ادنانی ای قربنی یعنی قریب کرنا اور "ادنانی" کے معنے ہیں اس نے مجھے اپنے قریب کر لیا۔ وضمن معنی الارخاء او السدل ولذا عدی بعلی (روح المعانی) لیکن یہاں ادناء میں ارخاء اور سدل کے معنے کی تضمین ہے۔ جس کے معنے لٹکانے کے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ادناء کو حرف علی کے ساتھ متعدی کیا گیا ہے۔ اور علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ یدنین علیھن کے یہ معنے ہیں۔ یرخین علیھن کہ وہ اپنے اوپر اپنے جلبابوں کو اوپر سے نیچے کی طرف لٹکائیں اور عربی زبان میں ادنی ثوبک علی وجھک اسوقت کہا جاتا ہے اذا زل الثوب عن وجہ المرأۃ جب اس کے چہرہ سے کپڑا ہٹ جائے۔ ایک عربی شاعر کہتا ہے۔ مجلبب من سواد اللیل جلبابا کہ وہ شب کی تاریکی کا جلباب پہنے ہوئے ہے۔ احادیث پر بحث کرتے ہوئے میں بتاؤنگا کہ جب عورتیں اپنے چہرہ پر جلباب ڈالا کرتی تھیں۔ تو ان کا چہرہ ظاہر نہیں ہوتا تھا پس اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ کی لڑکیوں اور ایمانداروں کی عورتوں کو یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ جب باہر جائیں تو اپنے اوپر اپنی چادریں ڈال لیا کریں۔ جس سے انکا چہرہ ظاہر نہ ہو۔ یدنین کے معنے ہیں وہ اوپر سے نیچے کو اپنے چہرہ پر جلباب ڈال لیا کریں۔ لیکن لفظ "ادناء" میں یہ مفہوم بھی شامل ہے۔ کہ وہ اوپر کا کپڑا ان کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ ایسا کھلا نہ ہو کہ وہ اڑتا رہے۔ اور اصل مقصد پردے کا فوت ہو جائے۔ غرضیکہ اس آیت میں ان کے خاص حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جبکہ وہ اپنے گھر سے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے باہر نکلیں جہاں سے مردوں کا بھی گذر ہوتا ہو۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنا جلباب پہن کر نکلیں۔

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ عورتیں اپنے اوپر کیسے جلباب لیا کرتی تھیں ہم ایک مشہور تابعی یعنی محمد ابن سیرین سے روایت نقل کرتے ہیں۔ جو ابن جریر اور ابن المنذر وغیرہ نے بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے عبیدۃ السلمانی سے آیت یدنین علیھن من جلابیبھن کے متعلق دریافت کیا۔ فرفع ملحفۃ کانت علیہ فتقنع بھا وغطی راسہ کلہ حتی بلغ الحاجبین وغطی وجھہ واخرج عینہ الیسری من شق وجھہ الایسر یعنی انہوں نے اپنے اوپر اوڑھا ہوا کپڑا لیا اور اسے اپنے سر اور چہرہ پر اس طرح ڈالا کہ آپ نے سارا سر ڈھانک لیا۔ یہاں تک کہ دو ابھوؤں تک اس کپڑے کو لے آئے اور سارا چہرہ ڈھانک لیا اور بائیں طرف سے صرف اپنی بائیں آنکھ کھلی رکھی۔

اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے اس آیت کی یہ تفسیر بیان کی ہے۔ تغطی وجھھا من فوق راسھا بالجلباب وتبدی عینا واحدۃ یعنی عورت اپنے چہرہ کو اپنے سر پر سے جلباب کو نیچے کی طرف لٹکا کر ڈھانک لے اور ایک آنکھ کھلی رکھے۔

ایک مشہور بزرگ صحابی حضرت ابن عباس رضؓ اور مشہور تابعی محمد بن سیرین کی تفسیر سے صاف ظاہر ہے کہ اس آیت میں عورتوں کو چہرہ چھپانیکی ہدایت کی گئی ہے

## پردہ خاص کی حکمت

آیت میں اس پردہ کی ایک حکمت یہ بیان کیگئی ہے ذالک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین یعنی اسطرح وہ آسانی سے شناخت کی جاسکیں گی کہ وہ مومن عورتیں ہیں۔ اور اس طرح انہیں کوئی برے کلمات

کھنے پر جرأت نہیں کرے گا۔ اور اگر کوئی کریگا تو اسے یہ عذر کا موقع نہیں ہوگا۔ کہ اس نے لونڈی سمجھ کر یا غیر شریف عورت خیال کر کے مخول کیا تھا۔ یا یہ کہ عورت نے پہلے مخول یا ہنسی کی بات کی تھی۔ کیونکہ اگر وہ عورت راہ جاتے مردوں سے چھیڑ خوانی کرنا چاہتی۔ یا ہنسی مذاق کرنے کی خواہشمند ہوتی تو وہ اس طرح پردہ نہ کرتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس خاص پردہ کی ایک حکمت یہ بیان کی۔ کہ اس رنگ سے مومن عورتیں شریروں کی شرارتوں اور ہنسی مخول سے محفوظ ہو جائینگی جیسا کہ منافق آنحضرت صلعم کے عہد میں کیا کرتے تھے۔ اور اس زمانہ میں [illegible] سے بھی زیادہ بد اخلاق اشخاص موجود ہیں۔ جو ان عورتوں کو بھی جو برقعہ پہنے ہوئی ہوتی ہیں۔ چھیڑتے اور مختلف حرکات کے ذریعہ انہیں اپنی طرف مائل کرنا چاہتے ہیں۔ الغرض ان کی اخلاقی حالت کو دیکھتے ہوئے پردہ کی پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ پس پردہ ایک ہتھیار ہے جو عورت کی حفاظت کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ اور اس سے اوباش اور بدقماش لوگوں کو یہ جرأت نہیں ہو سکتی کہ ان سے مغازلت کر سکیں۔ یا ان کی طرف بری نگاہوں سے دیکھ سکیں یا ان پر آوازیں کسیں۔ کیونکہ پردہ میں انہیں یہ بھی تو نہیں معلوم ہو سکتا۔ کہ چلنے والی عورت کس خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ ممکن ہے وہ کسی وزیر کی بیٹی ہو یا کسی امیر کی بیوی ہو۔ یا کسی بڑے افسر کی رشتہ دار ہو۔ اس لئے جب عورتیں پردہ میں نکلیں گی تو ہر ایک شخص انہیں ایذا دینے سے ڈریگا۔ پس یہ ایک مزید فائدہ پردہ کا ہے۔ جو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے (باقی)

## امتحان میں کامیابی

چوہدری نذیر احمد صاحب گجراتی واقف زندگی بنارس ہندو یونیورسٹی سے بی۔ ایس۔ سی انڈسٹریل کیمسٹری کے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں۔ گذشتہ سال ناساعد حالات کے باوجود یہ وہاں ہی تکمیل تعلیم تک مقیم رہے ہیں۔ اور حال ہی میں واپس آکر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں کام کر رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو خدمت سلسلہ کی کما حقہٗ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

عزیزی نور علی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (حکیم یوسف علی)

## عہدداران جماعت ہائے احمدیہ متوجہ ہوں

روزنامہ الفضل مجریہ ۱۶ جون ۴۸ء میں ناقص نوٹوں کے فوری تبادلہ کے عنوان سے خبر شائع ہوئی ہے اس سلسلہ میں عہدہ داران مال جماعت ہائے احمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ چندوں کی وصولی کے وقت اس بات کو ملحوظ رکھیں اور ناقص نوٹ خواہ چندہ کے ہوں یا امانت وغیرہ کے ہوں۔ جمع کرانے کی غرض سے دفتر محاسب میں نہ بھجوائیں ورنہ دفتر محاسب مجبور ہوگا کہ ایسے نوٹوں کو واپس کر دیوے (نظارت بیت المال)

## درخواست دعا

میری بیوی سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ کراچی میں بہت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے واسطے دعا فرمائیں
عاجز سید غلام حسین وٹرنری آفیسر۔ بھوپال

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پتہ

جو احباب ساڑھے سولہ فی صدی سے تینتیس فی صدی تک تحریک تعمیر میں شریک ہو رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنا وعدہ براہ راست حضور کی خدمت میں بھجوائیں۔ ان کی اطلاع کے لئے حضور ایدہ اللہ کا پتہ ۲۹ جون ۴۸ء تک کا درجہ ذیل ہے۔ "بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ناصر آباد اسٹیٹ۔ ڈاکخانہ کنجیجی ضلع تھرپارکر سندھ" (نظارت بیت المال)





## اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

محمد محمد رفیق پسران نور احمد قوم جٹ وڑائچ سکنہ راجیانہ ضلع گجرات

بنام

دیوان چند ولد گنگا رام قوم کھتری سکنہ منگووال غربی۔ تحصیل گجرات

دعویٰ فک الرہن

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہ چونکہ مشرقی پنجاب میں چلا گیا ہوا ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اُسے کوئی عذر فک الرہن میں ہو۔ تو مورخہ ۳/۷/۴۸ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ حاضری اصالتاً۔ وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز ہو سکتی ہے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی

مہر عدالت — دستخط حاکم

## اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

اللہ دتہ ولد عمرا قوم موچی ساکن ڈھلیاں تحصیل کھاریاں

بنام

مسماۃ بھابیاں دیوی بیوہ کانشی۔ سمرندر ناتھ۔ رام لال پسران ٹھاکر داس قوم اروڑہ سکنہ ڈنگہ

دعوےٰ فک الرہن

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ مشرقی پنجاب میں چلا گیا ہے اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسے کوئی عذر ہو تو مورخہ ۲/۷/۴۸ کو اصالتاً وکالتاً یا بذریعہ مختار مسمیان حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

(مہر عدالت) — دستخط حاکم



### انتقاد

## ٹانک سیرپ

شعبہ تجارت تحریک جدید نے مندرجہ بالا نام کا ایک شربت ایجاد کیا ہے۔ جس کو ہم نے خود استعمال کر کے دیکھا ہے سو اپنی شربت اسم بامسمیٰ ہے۔ علاوہ مفرح ہونے کے مقوی دل و دماغ بھی پایا گیا۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت بہت قلیل یعنی صرف ایک روپیہ چار آنے ہے۔ ضرورت مند احباب وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور سے طلب کریں۔

ادارہ

## پشاور میں یوم آزاد کشمیر ۱۸ جون کو منایا جائیگا

پشاور ۱۶ ار جون۔ پشاور مسلم لیگ کارکنان کے ایک خاص جلسہ میں کل شب ۱۸ ار جون کو یوم آزادی کشمیر منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ طے پایا کہ اس دن شہری لیگ کے دفتر سے جلوس نکال کر خاص شوارع میں سے گذارا جائے اور بعد میں ایک عام جلسہ منعقد کیا جائے۔ جس میں آزاد کشمیر کے سپاہیوں کے لئے امداد کی مہم کو تیز تر کرنے کی اپیل کی جائے۔

## پاکستانی ٹکٹ ماہ جون کے آخر چلیں گے

لاہور ۱۵ ار جون "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کی خاص اطلاع ہے کہ جنرل پوسٹ آفس لاہور سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستانی ٹکٹ اور لفافے جون کے اختتام تک مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد میں ملنے لگیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کراچی میں پاکستانی لفافے چلنے شروع ہو گئے ہیں

## سرکاری افسروں کی کاروں پر۔ محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی کے چھاپے

لاہور ۱۶ ار جون۔ مغربی پنجاب کے محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی نے سرکاری افسران کی کاروں پر چھاپے مارنے شروع کر دئے ہیں محکمہ کا خیال ہے کہ ان افسروں نے سرکاری ڈمپ سے غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی کاریں خریدتے وقت مجوزہ قیمت سے کم قیمت دے کر کاریں خرید لیں اس سلسلے میں کاریں خریدنے والے اور دینے والے افسر دونوں مجرم قرار دئے جا رہے ہیں۔

## بقیہ از صفحہ اوّل

اس پر مستزاد یہ کہ تمام مذاہب کی تعلیم جاری کی جائے گی۔ ہر مذہب کے پیرو کو اپنے مذہب کی تعلیم کرنا لازمی ہے۔ مذہبی تعلیم کے لازمی قرار دینے پر غور کرنے پر جب اکیڈیمی کا اجلاس خاص منعقد ہوا تھا تو چند ایک اصحاب نے سائنس کے طلبہ کو مذہبی تعلیم سے مستثنیٰ قرار دینے کی تجویز پیش کی تھی۔ لیکن اکثریت کی رائے اس بات کی تائید میں تھی کہ مذہبی تعلیم کی زیادہ ضرورت در اصل سائنس کے طلبہ ہی کو ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اردو اور سندھی دونوں کو یونیورسٹی میں لازمی تعلیم میں شمار کیا گیا ہے اول الذکر کو پاکستان کی زبان کے طور پر اور موخر الذکر کو صوبائی زبان کی حیثیت سے اس کے علاوہ ارضیات۔ زراعت جغرافیہ۔ اقتصادیات و معاشرات اور ریسرچ وغیرہ کی تعلیم بھی حسب ضرورت دی جائے گی۔

# خان عبد الغفار خاں کو گرفتار کر لیا گیا

پشاور ۱۶ ار جون۔ ضلع کوہاٹ میں بہادر خیل کے مقام پر خان عبد الغفار خان کو جبکہ وہ پروپیگنڈہ کے دورہ پر بنوں جا رہے تھے گرفتار کر لیا گیا۔ آپکو تمام دن پنڈ داؤد شاہ کے ریسٹ ہاؤس میں پولیس کی حفاظت میں رکھا گیا اور بعد میں ٹرک کے راستہ مغربی پنجاب روانہ کر دیا گیا آج رات اس سلسلہ میں حکومت سرحد نے حسب ذیل سرکاری اعلان جاری کیا "صوبائی حکومت نے ۹ مہینہ تک ان کی سرگرمیوں کی نگرانی کے بعد آج خان عبد الغفار خاں سابق کانگرسی رہنما کی گرفتاری کے احکام صادر کئے۔ گرفتاری کے وقت آپ ضلع کوہاٹ میں تھے اور بنوں روانہ ہو رہے تھے جہاں کہ معتبر اطلاعات کے مطابق فقیر ایپی کے ایجنٹوں سے ملنے اس غرض کیلئے جا رہے تھے کہ سرحد پر گڑبڑ پیدا کر دیں۔ لہذا آپ کو فوراً گرفتار کر لیا گیا اور مغربی پنجاب کے ایک جیل میں بھیجا جا رہا ہے"

## موجودہ پارلیمنٹری طریق کار نے ہٹلر اور مسولینی کو جنم دیا

لندن ۱۶ ار جون۔ مشہور فلاسفر برنارڈ شا کا لکھا ہوا ایک مضمون "ٹربیون" میں شائع ہوا ہے اس مضمون میں آپ نے لکھا ہے کہ مسٹر چرچل کی طرح آزادی کے متعلق چلانے کا کوئی فائدہ نہیں روسو کا یہ خیال غلط ہے کہ ہم بالکل آزاد پیدا ہوتے ہیں قدرت کا یہ ظالمانہ اصول ہے کہ ہم کام کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ محنت کے بغیر زندگی کا قائم رہنا اور محنت کے بعد فرصت کے بغیر کلچر کی ترقی ناممکن ہے ان دونوں کی جمہوری لائنوں پر تنظیم نہ ہونے کا نتیجہ سوشلزم کی شکل میں نہیں بلکہ فاشزم کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ اس مضمون میں ہٹلر اور مسولینی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے کہ ان کے برسر اقتدار آنے کی وجہ یہ تھی کہ مزدور دنیا کی موجودہ پارلیمنٹوں کے طریقہ کار سے مایوس ہو چکے ہیں۔ انہی حالات نے ہٹلر اور مسولینی کو جنم دیا تھا

## برما میں پولیس اور کمیونسٹ شورش پسندوں میں تصادم

رنگون ۱۶ ار جون ضلع لیبمن میں ایک گشتی دستے پر چھپ کر گولیاں برسائی گئیں اسکے بعد سرکاری فوجوں اور کمیونسٹوں کے درمیان چار گھنٹے متواتر کھلم کھلا جنگ ہوئی چھپ کر گولیاں برسائے جانے کے واقعہ میں ایک سپاہی ہلاک اور گیارہ مجروح ہوئے مجروحین میں سرکاری گشتی دستے کا افسر بھی شامل ہے۔ کمک پہنچ جانے پر شورش پسندوں اور سرکاری فوجوں میں جنگ چھڑ گئی کہا جاتا ہے کہ اس تصادم میں ۵۰ کے قریب شورش پسند ہلاک ہوئے۔ فوجیوں کو اسلحہ اور کئی ایک اہم دستاویزات ہاتھ لگے۔

## مغربی پنجاب کے قریے قریے میں امداد باہمی کی مختلف اغراض کی انجمنیں

### معاشی پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی مہم

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۶ ار جون

معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے اپنے معاشی پروگرام کے سارے شعبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے امداد باہمی کے واسطے سوچا ہے۔ اور اسی طریق کار پر زراعت۔ پیداوار۔ خرید و فروخت القصہ ہر کام کو انجام دینے کا پروگرام تیار کر چکی ہے۔ تحصیلوں اور ضلعوں کے مرکزی مقامات پر امداد باہمی کی سی الیس انجمنیں جاری کرنے کا پروگرام تیار کر لیا گیا ہے جو قریباً عوام کی ساری اغراض کو پورا کیا کرینگی اس وقت ابتدائی قسم کی جو انجمنیں رائج ہیں ان کے بائی لاز میں بھی مناسب ترامیم کر کے انہیں کثیر الصفت انجمنیں بنانے کی سکیم تیار ہو چکی ہے منڈیوں والے شہروں اور قصبوں میں اناج کی خرید و فروخت کے لئے کواپریٹو سٹورز کھولے جا رہے ہیں مختلف شہروں میں روئی*

پاکستان انٹر یونیورسٹی بورڈ کے تازہ فیصلے کیمطابق "سوشل سروس" کا لازمی مضمون کی حیثیت اختیار کر جانا بھی پرانے نظام تعلیم لیقیناً ایک نئی راہ قائم کرنے کے مترادف ہے۔

## یہودیوں سے میل جول نہ کرو

یروشلم ۱۶ ار جون سرحدی علاقوں میں یہودی عربوں کے ساتھ دوستانہ میل جول پیدا کرنیکی کوشش کر رہے ہیں عرب فوجوں کے کمانڈر نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ عارضی صلح . . . . . . . کے دوران میں عرب یہودیوں سے میل جول پیدا نہ کریں۔ اس کے علاوہ یہودیوں کے پاس سگریٹ اور اشیاء خوردنی بیچنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

## صوبائی وزیر اعظم کے سیکرٹری

لاہور ۱۶ ار جون گزشتہ ہفتہ کے روز پیر احسن الدین نے مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان ممدوٹ کے سیکرٹری کی حیثیت سے ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔

## تھل پراجیکٹ سے وابستہ دو اسکیمیں

لاہور ۱۶ ار جون۔ تھل پراجیکٹ سے وابستہ دو اسکیمیں مغربی پنجاب کی حکومت کے زیر غور ہیں ایک سکیم مویشیوں کے فارم کے متعلق ہے اور دوسری جنگل اگانے اور بھیڑیں پالنے کے متعلق مویشیوں کا فارم تین ہزار ایکڑ زمین پر پھیلا ہوا ہے اس میں سے نصف رقبہ آبپاش ہوگا۔ دوسری سکیم پانچ ہزار ایکڑ اراضی پر حاوی ہوگی۔ اس کا دو تہائی حصہ نہر کے پانی سے سیراب ہوگا۔ ان سکیموں کی تفصیلات پر محکمہ ڈیویلپمنٹ ابھی غور کر رہا ہے

*دبانے اور دیگر قسم کی کچھ فیکٹریاں بھی محکمے کو الاٹ کی گئی ہیں۔ امداد باہمی کے اصولوں پر ہی زراعت اور کاشتکاری کے کام کو شروع کرنے کے سلسلے میں بھی سکیم مکمل کی جا چکی ہے یہ تجربہ سب سے پہلے سرکاری اراضی پر شروع کیا جائے گا۔ اور ہر انجمن کے ماتحت رقبہ زیر کاشت ۵۰۰ ایکڑ ہوا کرے گا۔

اسی وسیع پروگرام کی ایک کڑی کاتنے اور بننے کی انجمنیں جاری کرنا بھی ہے یہ کام پچاس ہزار کھڈیوں اور کروڑ کے قریب چرخوں سے شروع کیا جائے گا۔ اس ساری مہم کو بطریق احسن انجام دینے کیلئے عملہ کو مناسب تربیت دینے کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے

نئی دہلی ۱۶ ار جون۔ ایما کے سابق وزیر اعظم مسٹر ڈی دیلاگی شام دہلی پہنچے آپ گورنمنٹ ہاؤس میں قیام پذیر ہیں